29 | January 2026

معاف کرنے کے فضائل

(For Islamic Brothers) ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتارہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللہَ فِیہِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّہِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُم

جولوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ

حسرت ہو گی۔ **پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔**[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیر مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

منقول ہے کہ حضرت عَبْدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی، جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ کی زمین سے مُتَّصِل (مُت۔تَ۔ صِل۔ یعنی بالکل قریب) حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط (Letter) حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف لکھا، جس میں یہ تحریر کیا: آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے، اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔ حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صَفحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: اے حواریِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا افسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قَدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کر لیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام" یہ خط جب حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے! اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُریش میں موجود ہے، قُریش کی رائے بیکار نہیں ہو سکتی۔" یہ خط جب حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: **"جو مُعاف کرتا ہے، وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُردباری کرتا ہے، وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرگُزر کرتا ہے، لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"** (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص446 ملتقطاً و ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا! اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجزی و اِنکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت، اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رگ و پے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مدِّ مقابِل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی والا سُلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہو رہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ یا رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جاری ہو جاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کر کے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ یاد رہے! غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب

مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پ 4، آل عمران: 134)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

اِسی طرح پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲) (پ 18، النور: 22)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور انہیں چاہئے کہ مُعاف کردیں اور دَرگُزریں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! لوگوں کی غلطیوں سے دَرگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ یاد رہے! شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کردیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو مُعاشَرہ اَمن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام ونامراد ہوجائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفَت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام بنادیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔ یاد رہے! کسی مسلمان سے غَلَطی ہوجانے پر اُسے معاف کرنا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہے، لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے اِنعام و اِکرام کے حقدار قرار پائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے! اِس بارے میں 3 احادیثِ مُبارَکہ سُنئے اور لوگوں کو معاف کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴)

(2) فرمایا: قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّہ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ اِعلان کرنے والا کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸)

(3) فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/۳۶، حدیث: ۲۱۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی لوگوں کی خطاؤں کو اپنی نفسانی ضِد کا مَسْئَلہ نہیں بناتے بلکہ مُعاف کرکے ثواب کا خزانہ پاتے ہیں۔ مگر افسوس! آج اگر

ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے، یا ذرا سی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں، اُس کے دُشمن بن جاتے اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ المُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ حضور مُعاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی، ۳/۴۰۹، حدیث:۲۰۲۳)

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بد اَطوار کی طرف سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والے اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے بارگاہِ مُصْطَفٰے میں حاضِر کِیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی حاکم ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر قربان جائیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

سنہ ۸ ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہنشاہِ اسلام کی حیثیت سے حرم

الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زبردست ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اَہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کَونَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سرداران ِ قُریش سَر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے باربار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ کے چہرۂ اَنْوَر کو لہولہان کرڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے بُجھ نہیں سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے باربار مدینۂ مُنوَّرہ کے دَرودِیوار دہل چکے تھے۔ وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عمّار، حضرت خَبَّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِین وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کرناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھُونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیل کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور

اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مُجرموں کے سینوں میں خوف و دہشت کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آگئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فَضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوجِّہ ہوئی اور اُن مُجرموں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے کرم والے ہیں۔ سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نُبوّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبوّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہ و تابعین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو ان کی سیرت سے بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقرَّب بندوں کو جہاں

1... سیرتِ مصطفی، ۴۴۳ تا ۴۴۱ ملخصاً

دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار کا حِصّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقوقُ العباد کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرتے، لوگ اِن کے حُقوق دبا لیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) غلام کو آزاد کر دیا!

حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لا رہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر بھی آئیں۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حِصّہ تلاوت کیا:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ
(پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری حِصّہ پڑھا:

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ۚ
(پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔ (روح البیان، اٰل عمران، ۲/ ۹۵، تحت الآیۃ: ۱۳۴ ملخصاً)

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دُعا دی

ایک مرتبہ حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کر کے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں؟ فرمایا: اُس نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں اپنے ربّ کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصًا)

(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی توجّہ نہ دی، چنانچہ آپ نے کِسریٰ سے شکایت کی تو اُس نے بِلال بن اَبِی بُردَہ کو لکھا: ”تم نے

ابُوخطاب حضرت قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔‘‘ چنانچہ بِلال بن اَبی بُردہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑا مارو۔ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔(اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۵۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتے ہوں گے، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتے ہوں گے، اُن کا دل دکھاتے ہوں گے، اُن کو یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتے ہوں گے، اور لوگ ہمارے مَنْصَب، رُتبہ یا رشتے وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں معاف کردیتے ہوں گے، لیکن افسوس! ہم نے تو مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْوو دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی مَعْذِرَت قبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ

حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِیَ الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی مَعْذِرَت قبول کروں گا۔(بہجۃ المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، ۲/ ۴۸۶)

اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ پیاری سوچ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہیں مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہو جاتے ہیں۔ البتہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں رُکاوٹوں میں سے سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تَکَبُّر بھی ہے۔ تَکَبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔ (المُفرَدات للرّاغب ص ۶۹۷) تَکَبُّر میں مُبْتَلا انسان لوگوں کو مُعاف کرنے کو اپنی بے عزّتی تَصَوُّر کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مُعاف کرنا میرے وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر و الصلة والآداب باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العباد کی بجا آوری کرنا سیکھا۔ آپ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ اپنے تمام حُقوق

مُعاف کرچکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کر دینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وَصِیّتیں

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صَفْحہ نمبر 112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے **حُقُوق** مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کردیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔
اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی **حق تلفیوں** کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی **ہڑتال** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخِر انتِظامیہ اُن پر قابو پا لیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین (3) حُقوق ہیں: (1) حَقُّ اللہ (2) حقِّ مقتول (3) حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کردیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہوگا، **حقُّ اللہ** سے خُلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، **حقِّ ورثاء** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو

قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جاسکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے اور عنقریب شبِ براءَت کی جلوہ گری ہو گی۔ شبِ براءَت بے حد اَہم رات ہے، لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے کیونکہ اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارک شب میں اللہ پاک **"بنی کلب"** کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ (یعنی بے شمار) لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: **"قبیلۂ بنی کلب"** قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۳/۳۷۵)

آہ! کچھ بد نصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ براءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی

وَعید ہے۔ چنانچہ

حضرت امام بَیْہَقِی شافِعی رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ **"فَضائِلُ الْاَوقات"** میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: 6 آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی: (1) شراب کا عادی، (2) ماں باپ کا نافرمان، (3) بدکاری کا عادی، (4) (رشتے داروں سے) تَعَلُّق توڑنے والا، (5) تصویر بنانے والا {یاد رہے! یہ حکم ڈیجیٹل تصاویر (Digital Pictures) کا نہیں ہے۔ ان کا پرنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے مراد جاندار کی وہ تصاویر ہیں جو پرنٹڈ (Printed) ہوں} اور (6) چغل خور۔ (فضائل الاوقات، ۱/ ۱۳۰، حدیث: ۲۷)

لہٰذا شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سے ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہئے، اگر بندوں کے حقوق دبائے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی بھی کرنی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غُصیلا شخص اپنی ضِد پر اَڑا رہتا ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسوں کی خدمت میں عَرض ہے کہ غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فُلاں شخص نے ہمارا بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کردیں گے تو اللہ پاک بھی ہمیں مُعاف فرمادے گا۔

آیئے! تَرغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈال دیا

ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اُسے غُصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔** (غصے کا علاج، ص۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری رکاوٹ: عِلْمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلْمِ دین اور اچھی صحبت سے دُوری بھی ہے۔ جو بندہ عِلْمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتا ہے عموماً ایسے شخص کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کردینا شیطان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمارے سامنے کُھلی کتاب کی طرح ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب بھی عِلْمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صُحبت کے فیضان سے مالامال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھئے یا پڑھایئے، دَرس دیجئے یا اِن میں شرکت

فرمائیے، نیک اعمال کا رِسالہ پُر کیجئے، قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: درس

پیارے اسلامی بھائیو! ایک دوسرے کو معاف کرنے کا جذبہ پانے، عبادت میں دل لگانے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں سے ایک دینی کام دَرْس بھی ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** عِلْم (دِین) سیکھنا ہر مسلمان پر فَرض ہے[1] ۞ معلوم ہوا، ہر مسلمان پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنا ضروری ہے ۞ عِلْمِ دین سیکھنے کے بہت ذرائع ہیں، ایک ذریعہ دَرْس بھی ہے۔ آپ سے اس میں شرکت کی اِلتجاء ہے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ۞ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملے گا ۞ نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہو گی ۞ دِینی بات کرنا، سننا بھی ذِکْرُ اللہ میں شامِل ہے، ۞ حدیثِ پاک کے مطابق جو بازار میں ذِکْرُ اللہ کرے، اس کے لئے روزِ قیامت ہر بال کے بدلے نُور ہو گا[2] ۞ **واقعہ:** دو دوست بازار سے گزر رہے تھے، ایک نے کہا: آؤ! ذِکْرُ اللہ کریں، دونوں ذِکْر کرنے لگے، کچھ عرصے بعد اُن میں سے ایک کا انتقال ہوا، دوسرے نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ کہا: اُس روز ہم نے بازار میں ذِکْر کیا تھا، اُس کی برکت سے ہم دونوں کی مغفرت کر دی گئی۔[3] سُبْحٰنَ اللہ! ❀ - اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے، دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر لیجئے! کیا خبر ہماری بھی بگڑی بَن جائے۔

دعائے عطار: یااللہ پاک! جو روزانہ کم از کم ایک درسِ فیضان سنت دے یا سُنے اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

---

1 ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل العلماء...الخ، صفحہ: 49، حدیث: 224۔

2 ...شُعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، جلد: 1، صفحہ: 412، حدیث: 567۔

3 ...جامع العلوم والحکم الحدیث الخمسون، صفحہ: 457۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے ایک فرمان مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے، فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(ابن ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱) ☆(وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک(1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوی ہندیہ، ۵/۳۵۰) ☆مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(ایضاً) ☆قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳)

﴿ اعلان ﴾

قبرستان کی حاضری کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ن ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِپاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4 ۔۔۔ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 29 جنوری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

قبرستان کی حاضری کے بقیہ مدنی پھول

کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ☆زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۲) ☆قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(فتاویٰ ہندیۃ، ۵/ ۳۵۰) ☆قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا) ☆قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ظلم سے نجات پانے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "ظلم سے نجات پانے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝۵۳

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اتباع کی پس ہمیں گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے۔ (فیضان دعا، ص 251)

نوٹ: لفظ "اَللّٰھُمَّ" آیت کا حصہ نہیں ہے اس لئے اسے بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے !نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں "کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجا لاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالِایمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات

ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سفر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھراُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃالمدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟

(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی ؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّےدار) سے مَعَاذَ اللّٰہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے ؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا ؟(63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی ؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو

اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد